



سوال

(689) جمعہ کے دن غسل سنت مؤکدہ ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا جمعہ کے دن غسل واجب ہے یا مستحب؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جمعہ کے دن غسل کرنا سنت مؤکدہ ہے جیسا کہ احادیث صحیح سے ثابت ہے مثلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

«غسل یوم الجمعة واجب علی کل مسلم وان یرتک ویتطیب» (صحیح بخاری)

"جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے نیز یہ کہ وہ مسواک کرے اور خوشبو استعمال کرے۔" اسی طرح آپ نے فرمایا:

«من اغتسل ثم اتى الجمعة فغسله ثم اغتسل حتى یفرغ الماء من تطیبه ثم یصلی معہ غفر له ما بینہ وین الجمعة الاخری وفضل علامہ ایام» (صحیح مسلم)

"جس نے غسل کیا اور پھر جمعہ پڑھنے آیا تو فقیح کے مطابق نماز پڑھی پھر خاموش رہا حتیٰ کہ امام خطبہ سے فارغ ہو جائے پھر امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے لئے (اس) جمعہ سے لے کر (آنے والے) جمعہ تک بلکہ تین دن مزید تک گناہ معاف کر دیتے جاتے ہیں۔" مسلم ہی کی ایک اور روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ:

«من توضأ حسن الوضوء ثم اتى الجمعة فاستغنى وفضل علامہ ایام» (صحیح مسلم)

"جس نے وضوء کیا اور خوب اچھی طرح وضوء کیا پھر جمعہ پڑھنے آیا اور خاموش ہو کر خطبہ سنا تو اس کے لئے جمعہ سے جمعہ تک اور تین دن زیادہ کے گناہ معاف کر دیتے جاتے ہیں اور جس نے (جمعہ کے دوران) کنکری کو بھی پھسوا اس نے لغو کیا۔ (اس باب میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں) حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں کہ:

«واجب علی کل مسلم»

"جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے"



تو اس کے معنی اکثر اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ اس کی بہت تاکید ہے ایسے ہی ہے جیسے عرب کہتے ہیں کہ: "وعدہ قرض ہے اور آپ کا حق مجھ پر واجب ہے۔" اور اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وضوء بھی کافی ہے اسی طرح جمعہ کے دن خوشبو لگانا مسواک کرنا لہجے کپڑے پہننا اور جمعہ کے لئے جلدی جانانا امور میں سے ہے جن کی ترغیب دی گئی ہے لیکن ان میں سے کوئی چیز بھی واجب نہیں ہے، (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)
حداماعندی والنداعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 538

محدث فتویٰ